

سستی و کاہلی کا علاج

محمد بشیر جمہ

(دوسری اور آخری قسط)

کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ نے ایک کام کرنے کا مستحکم ارادہ کیا ہوا ہو اور مکمل منصوبہ بندی بھی کر لی ہو مگر عمل در آمد میں تھوڑی سی تاخیر کی وجہ سے کسی اور فرد نے یہ کام کر لیا ہو۔ نتیجتاً آپ اپنے مقاصد حاصل نہ کر سکے ہوں اور دوسرے افراد ترقی کر گئے ہوں۔ کہتے ہیں کہ ایک پروڈکٹ کا کاروبار شروع ہوا تو اس کی ابتدا کرنے والے کسی وجہ سے اپنے حقوق سرکاری ادارے میں رجسٹر نہ کرا سکے۔ کسی اور صاحب نے ان کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر اپنے نام وی پی پی پیٹ رجسٹر کرا لیا اور اصلی مالکان کو قانونی نوٹس دے دیا۔ اصل مالکان نے لاکھ کوشش کی اور پیش کش بھی کی مگر دعوے دار نہیں مانے اور اصل مالکان کو اپنی پروڈکٹ بند کرنی پڑی۔ گو کہ دعوے دار نے ظلم کیا مگر اصل مالکان کو اپنی کلہی کی سزا ملی۔ رجسٹریشن تو وکیل کے ذریعے بڑی آسانی کے ساتھ ہو سکتا تھا مگر یہ تو تسلسل تھا جس کے باعث ان اصل مالکان کو اتنا بڑا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ ہم اپنی کلہی اور سستی یا ٹالنے کی علوت کے باعث زندگی میں مالی نقصان اٹھاتے ہیں، دوستوں اور خیر خواہوں سے تعلقات خراب کر لیتے ہیں، افسران کی ناراضگی مول لیتے ہیں، اعتماد اور عزت کو کھو دیتے ہیں، اہل خاندان اور رشتے داروں کے ساتھ تنازعات پیدا ہو جاتے ہیں، حلومات اور تکالیف کا شکار ہو جاتے ہیں، اہل خانہ کو ناراض کر ڈالتے ہیں اور خود ان تمام واقعات کے باعث ایک گھست خورہ شخصیت بن جاتے ہیں۔

اسی تسلسل کے باعث ہم زندگی کے معمولی سے معمولی کاموں کو جن کے لیے عام طور پر صرف پانچ منٹ کافی ہوتے ہیں سالوں ٹالتے رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اہم معاملات میں ان چھوٹے کاموں کی جانب بے توجہی، بڑے نقصان سے دوچار کر دیتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان اپنے آپ کو بڑی آسانی کے ساتھ مطمئن کر لیتا ہے اور انتہائی اہم امور سے فرار کے لیے ہزاروں ہمانے تلاش کر لیتا ہے۔

ہم سست اور کلابی کیوں ہوتے ہیں؟

سستی اور کلابی ایک بیماری ہے اور انتہائی نقصان دہ نشہ۔ اس کی وجوہات زندگی کے بارے میں مقاصد کا واضح نہ ہونا، ترجیحات کا متعین نہ ہونا، اہم اور فوری امور کے بارے میں شعور کی کمی، اطمینان اور کارکردگی کے تصور کی کمی، ناکامی کا خوف، اپنی ذات کا حقیقت سے بلند تصور، عموماً بغیر غلطی کے فرشتوں کی طرح کام کرنے کا سوچتے رہنا، افراد اور متعلقہ لوگوں کو کام تفویض نہ کرنا اور نہ ہی ان کی تربیت کرنا، اور حالات اور ضروریات کے مطابق مطلوبہ صلاحیتوں کی کمی اور ضعف ارادہ ہیں۔

یہ تسلسل، انسانی زندگی میں مادی طور پر تو نقصان دہ ہے ہی مگر دین کے معاملے میں یہ تسلسل بعض اوقات نفاق کی حدود تک لے جاتا ہے۔ نمازوں کے معاملے میں تسلسل تو قرآن کے مطابق منافقوں کی علامات میں سے ایک ہے۔

تسلسل ایک ایسا مرض ہے جس کا علاج محض تصور کرنے سے نہیں ہو سکتا بلکہ یہ نفس کے خلاف ایک جملہ ہے جو کرنا ہو گا۔ بڑے موذی کو مارا، نفس مارا، آئیے کچھ عملی اقدامات کریں۔

منصوبہ بندی

ایک غزوہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام سے آگے بیٹھے تھے اور مٹی پر اپنی انگشت مبارک سے کچھ لیکریں کھینچ رہے تھے۔ حدیث دفاع کے مصنف، میجر اکبر خاں کے مطابق، درحقیقت یہ جنگی پلان تیار ہو رہا تھا۔ زندگی کے ہر معاملے میں پہلے سے سوچنا اور اس کی منصوبہ بندی کرنا نہ صرف حکمت کا حصہ بلکہ سنت نبویؐ ہے۔ ہم ایک موذی مرض اور نقصان دہ عادت سے اپنی شخصیت کو پاک کرنا چاہ رہے ہیں، یقیناً ہمیں اس کے لیے منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔

جائزہ: خود احتسابی

آپ اپنی ذات کے ساتھ محبت اور دوستی، اور اپنے ضمیر کے ساتھ ایمان داری کے ساتھ ایک فرست تو بنائیے جس میں مندرجہ ذیل امور کے بارے میں آپ کی کلابی اور سستی کی علامتیں اور صورتیں درج ہوں:

○ اللہ تعالیٰ اور سنت رسولؐ کی پیروی ○ حقوق العباد ○ آخرت کی تیاری ○ اپنی رعیت یعنی اہل خانہ، بیوی بچے، والدین، رشتے دار اور پڑوسی ○ دوست احباب اور کاروباری، دفتری ساتھی ○ گھریلو امور ○ دفتر اور کاروباری امور ○ مالی امور ○ اپنا کیریئر ○ اپنی ذات۔

اب آپ اپنی اصلاح کی کوشش کیجیے۔ مگر برق رفتاری اور چھلانگیں لگا کر نہیں، اپنی طبیعت اور مزاج اور عادات کو سامنے رکھتے ہوئے کرنے کے کام تحریر کیجیے۔ آہستہ آہستہ اور پھونے پھونے مراحل

میں تہدیلی لائیے۔

ایکشن پلان: تجاویز

۱- صبح و شام، پلاننگ و احتساب: صبح و شام چند لمحات نکالے جس میں اپنی زندگی کے بارے میں سوچیں اور اپنی نیت کا جائزہ لیجیے۔ منہاج القاصدین میں علامہ ابن جوزیؒ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت شیخؒ ابو الحسین نوریؒ کے پاس گئے۔ وہ بالکل ساکن بیٹھے تھے۔ شیخؒ نے ان سے پوچھا: ”آپ نے یہ مراقبہ اور سکون کس سے سیکھا ہے؟“ کہا ”اپنی ملی سے سیکھا ہے۔ جب وہ شکار کا ارادہ کرتی تو اپنے آپ کو اس طرح ساکن کر لیتی کہ اس کا ایک بال بھی حرکت نہ کرتا۔“ بس صبح و شام میں چند لمحات نکال کر ذہنی و جسمانی طور پر اپنے آپ کو مرکوز کر لیجیے۔ اس قسم کا جائزہ یقیناً مفید ہو گا۔ اپنے تسلسل کو آہستہ آہستہ ختم کیجیے۔

۲- واضح مقصد اور حصوں میں تقسیم: جو بھی مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ واضح ہو مگر اس کے مختلف چھوٹے چھوٹے حصے کر لیں۔ جیسے چھٹی کے دن کے لیے آپ نے طے کیا کہ میز اور الماریوں کی صفائی کرنی ہے۔ یہ کام دوپہر کے کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے ختم ہونا ہے۔ تو پہلے آپ اندازہ کر لیجیے کہ کتنا کام ہے، میز اور الماریاں دونوں الگ الگ نوعیت کے کام ہیں۔ اندازہ لگا لیجیے کہ کتنے گھنٹے درکار ہیں۔ پھر میز کے کٹھنات کی کیسے تقسیم کرنی ہے۔ فرض کیجیے چار مختلف حصوں میں۔ اس کے بعد صفائی کرنی ہے، جراثیم کش دوا چھڑکنی ہے اور کٹھنات کو متعلقہ فائلوں میں لگانا ہے۔ اسی انداز سے الماریوں کی صفائی ہے۔ پہلے تو اس کی ترتیب ذہن میں رکھ لیجیے۔ اس کے بعد کپڑوں کی ترتیب نو اور فاضل اور پرانے کپڑوں کو نکالنے کے بارے سوچ لیجیے۔ پھر کام کی تقسیم۔ الماری سے سلان نکالنا، گرو صاف کرنا، دوائیں چھڑکنا، کپڑے الگ الگ کرنا اور ترتیب سے رکھنا۔ ان دونوں کاموں میں گھر کے افراد اور بچوں سے بھرپور تعاون بھی آپ حاصل کر سکتے ہیں۔

۳- توازن، تواتر و تسلسل: جو کام بھی کریں، اس میں توازن، تواتر اور تسلسل ضرور برقرار رکھیں۔ کسی چھوٹی سی کامیابی کے بعد خرگوش کی طرح مطمئن مت ہو جائیے ورنہ کچھ اپنے عمل مسلسل سے آگے نکل جائے گا۔

۴- حقیقت پسندی: اپنے حالات میں حقیقت پسند بنیے۔ احساس کامیابی ضرور رکھیے اور کامیابی کے تصور کو بھی واضح رکھیے۔ دنیا زیادہ جمع کرنے کی نہ تو فکر کیجیے اور نہ ہی کوشش۔ حسب ضرورت اگر مل جاتا ہے اور اس میں مستقبل کی کفالت کے لیے بچے ہو جاتی ہے تو بہتر ہے۔ دنیا کے معاملے میں اپنے سے کمتر افراد کو دیکھیے۔ دین، علم اور فہم کے معاملے میں اپنے سے بہتر افراد کو دیکھیے۔ دنیا کے لالچ کو کم کیجیے۔ اپنے اوپر لمانٹوں اور ذمے داریوں کے بوجھ کو مت بوجھائیے۔ واقعات معراج النبیؐ میں ہے کہ آپؐ

نے ایک شخص کو دیکھا کہ لکڑیوں کا گٹھا جمع کر کے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور جب وہ نہیں اٹھتا تو اس میں کچھ اور لکڑیاں بڑھا لیتا ہے۔ پوچھا: یہ کون احق ہے؟ ”کہا گیا: ”یہ وہ شخص ہے جس پر امانتوں اور ذمے داریوں کا اتنا بوجھ تھا کہ اٹھانہ سکتا تھا مگر یہ ان کو کم کرنے کے بجائے اور زیادہ ذمہ داریوں کا بار اپنے اوپر لا دے چلا جاتا تھا۔“ مشہور ماہر انتظامیات، پیٹر ڈر کر کی تجویز ہے کہ اپنے کاموں اور معاملات کی فہرست کم کیجیے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ لوگ اپنی انا کی غیر ضروری تسکین کے لیے اپنی ہمت اور قوت سے زیادہ بوجھ اٹھا لیتے ہیں اور ناکامی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سورہ بقرہ کی آخری آیت میں اپنے اوپر پہلی امتوں کی طرح بوجھ نہ ڈالنے کی دعا کی گئی ہے۔

۵- ادمورے حکام اور ترجیحات: اپنے غیر مکمل کاموں اور ارادوں کی فہرست تیار کیجیے اور پھر ترجیحات متعین کیجیے، کرنے کے کام اور نہ کرنے کے کام۔ خود فیصلہ کر لیجیے کہ یہ اور یہ کام نہیں کرنا ہیں، اپنے ذہن، یادداشت اور اعصاب پر بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔

۶- فیڈ لائن: ہر کام کے لیے مدت کی حدود متعین کیجیے۔ وہ کام پایہ تکمیل تک پہنچنا بہت ہی مشکل ہے جس کے لیے آپ نے ٹارگٹ اور ڈیڈ لائن مقرر نہیں کی۔ کام کی ضرورت کے لحاظ سے دیکھیے کہ کتنا وقت درکار ہے۔ آپ یقین کیجیے کہ جو کام اور تحریر ہم امتحان کے تین گھنٹے میں کر لیتے ہیں عام دنوں میں تین دنوں میں بھی نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے لیے ٹارگٹ اور حدود متعین کی ہوئی ہوتی ہیں اور اپنی حدود اور دباؤ کے باعث اتنا زیادہ کام ہو جاتا ہے۔

۷- وقفہ اور انتظار کمے لمحات: چھوٹے چھوٹے اوقات کو استعمال کرنے کی کوشش کیجیے۔ ہمارے ایک دوست کھانے کی تیاری کے انتظار کے وقت میں اخبارات کے لیے مضامین تحریر کر لیتے تھے۔ ایک اور دوست جو عموماً مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے بڑے بڑے شہروں کے درمیان سفر کرتے رہتے ہیں، اپنے دوستوں سے رابطہ، لاؤنج کے انتظار کے وقت میں کر لیتے ہیں اور خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ہمارے ایک دوست ہیں جو دوران پرواز ہی اپنی اسلام آباد کی میٹنگوں کی روداد ڈکٹافون میں ریکارڈ کر لیتے ہیں اور بعد میں ان کی سیکرٹری تحریر کر لیتی ہیں۔ ایک اور دوست ہیں جو دفتر اور گھر کے آمدورفت کے اوقات میں دفتر کے کام، اہم ریویو وغیرہ کر لیتے ہیں۔ ایک اور دوست نے ایک اہم امتحان اپنے گھر اور دفتر کے درمیان روزانہ کے معمول کے سفر کے وقت میں تیاری کر کے پاس کیا۔

۸- بہترین اوقات و یکسوئی: اپنے بہترین اوقات کا جائزہ لیجیے۔ جن اوقات میں آپ بہت مستعدی کے ساتھ کام کر سکتے ہیں بس ان اوقات میں انتہائی اہم کام کیجیے۔ یہ اوقات بعض حضرات کے لیے صبح کے ابتدائی چار گھنٹے ہوتے ہیں اور بعض کے دیگر۔ اس کے علاوہ اپنے کاموں کی فہرست میں ترتیب کو بدل

بدل کر کرنے کی کوشش کیجیے اور جس ترتیب میں آپ زیادہ مستعدی کے ساتھ کام کر سکیں، اس پر کاربند رہیں۔ ”یکسوئی“ کے تصور کو سمجھیے اور حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔ صبح کے اوقات کو مت ضائع کیجیے۔ فجر کی نماز یا جماعت پڑھیے اور اس کے بعد وقت کو بہتر طور پر استعمال کیجیے۔

۹۔ فرصت تو مرنے کے بعد ہی مل سکتی ہے: آپ کبھی بھی اچھے حالات کی توقع میں کام کو ملتوی مت کیجیے۔ اپنے فرائض کو کبھی بھی ملتوی مت کیجیے۔ اپنے عزائم بلند رکھیے۔ ناکامی اور اندھیرے سے مت گھبرائیں۔ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔ بقول فرانسس بیکن: ”میں نے دنیا کے عظیم انسانوں کو جھونپڑوں سے نکلنے ہوئے دیکھا ہے“۔ ناکامی سے مایوس مت ہوں۔ تیمور لنگ چیونٹی کی بار بار ناکامی ہی سے کامیابی کے راز سے آشنا ہوا تھا۔

۱۰۔ ہاں میں کوشش کروں گا: مشکل کاموں سے جی مت چرائیے اور انہیں ایک طرف مت رکھیے۔ چیلنج کا مقابلہ کرنا سیکھیے۔ ناممکن کو ممکن بنانے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔ رابندر ناتھ ٹیگور کا مقولہ ہے: ”ڈوبتے ہوئے سورج نے پوچھا: ہے کوئی جو میری جگہ لے لے۔ ٹٹمٹاتے ہوئے دیے نے کہا: ہاں میں کوشش کروں گا“۔ کوشش ہماری متاع ہے۔ انسان پر حسن نیت کے ساتھ کوشش ہی فرض ہے۔ کسان بیج ڈال کر زمین کی دیکھ بھال کی کوشش ہی کرتا ہے۔ باران اور تپش کا انتظام تو انسانی وسائل سے ماورا ہے۔ ایک بس کے پیچھے تحریر تھا: ”محنت تیری جاگیر ہے“۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جن کے پاس زمین اور جائدادیں نہ ہوں ان کی جاگیر تو محنت ہی ہے۔

۱۱۔ روزانہ کا نارگٹ: اپنی شخصیت کا معمول بنا لیجیے کہ روزانہ تین اہم کام کرنے ہیں، بلکہ روزانہ کی فرسٹ میں ترجیحات کے تحت تین اہم کاموں کو پہلی ترجیح دیجیے۔ پھر روزانہ ایک نیکی تو ضرور کیجیے، کسی نہ کسی انسان کے کام آجائیے۔ کسی کا دل خوش کر دیجیے۔

۱۲۔ کام کا انتخاب: عمومی کاموں میں اپنے آپ کو زیادہ مت تھکائیں۔ قوتیں اور صلاحیتیں زیادہ اہم کاموں کے لیے بھی استعمال ہونی چاہئیں۔

۱۳۔ موقع کا انتخاب: اپنی زندگی میں ایسے اوقات کی تلاش کیجیے جن میں آسانی ہو، راستے میں بھیڑ کم ہو، سگنل سرخ نہ ہوں، ٹریفک میں اوور ٹیکنگ کم ہو، اور منزل آسانی سے حاصل ہو جائے۔ کوشش کیجیے اور اللہ سے دعا بھی کیجیے کہ آئندہ آنے والے معاملات اور مراحل خوش گوار ہوں اور خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں۔ گھر اور دفتر کے لوگ، راستے اور سڑکیں سب آپ کے لیے معلوم ہوں۔ گھر اور دفتر کے در و دیوار ہمارے لیے باعث سکون ہوں۔ ہمارے گھر کی تازہ روٹی غریبوں کو جائے اور سوکھی روٹی بھیڑ بکریوں اور دریا و سمندر کی مچھلیوں کو، تاکہ یہ سب ہمارے لیے دعا کریں۔

۱۴۔ امور کی تفویض: ہم اپنے فریضے سے عمدہ برآ نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم اپنے دفتر کے ساتھیوں

اور ماتحت افراد کو تیار نہ کر لیں۔ اپنی شخصیت میں جرات پیدا کیجیے۔ دوسروں کو کلام تفویض کیجیے اور انہیں سکھائیے مگر کنٹرول اپنے ہاتھ میں رکھیے۔ دفتر میں اور کاروبار میں جن جن لوگوں میں سستی و کلاہی ہو، اسے دور کرنے کی کوشش کیجیے بہتر طریقے سے، حفظ مراتب اور عزت نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ اس معاملے میں گفتگو کیجیے۔ اپنی شخصیت میں افراد کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا کیجیے۔

۱۵۔ حقوق نفس: اپنی تفریح کے اوقات کو پہچانیے اور ان اوقات میں تفریح ضرور کیجیے، ملتوی نہ کرتے رہیے اپنے آپ کو تازہ دم ضرور کیجیے۔ کولہو کے تیل مت بنیے۔ شخصیت میں ہمہ جہتی توازن پیدا کرنے کے لیے جو چیزیں ضروری ہیں، ان پر عمل کیجیے۔

۱۶۔ اپنی آخرت کسی فکر: دوسروں کی دنیا بنانے کے لیے اپنی آخرت مت تباہ کیجیے۔ دوسروں کے معاملات میں اتنے بھی مت جائیے کہ اپنے آپ کو فراموش کر دیں۔

۱۷۔ تکمیل پر خوشی کا اظہار: جب آپ کوئی اہم کام کر لیں تو خوشی منائیے۔ دفتر میں ایسے مواقع پر تقریبات کا اہتمام کیجیے۔ ایسے موقع پر مٹھائی بھی تقسیم کریں۔ جب گھر کی مٹھائی یا کوئی اہم کام کر لیں تو اہل خانہ کو بھی اپنی خوشی میں شریک کیجیے۔

۱۸۔ ابھی ورنہ پھر کبھی نہیں: تسلل کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ ”ابھی ورنہ پھر کبھی نہیں“ کے اصول پر عمل کریں۔

۱۹۔ استغفار: اپنے اب تک کے معاملات میں استغفار کرنا چاہیے۔ گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے۔ معاملے اور حالات کی، رازگاری کی دعا کرنی چاہیے۔ ہمارے دین میں نمازوں کے اوقات، ترتیب، ذمے داریوں کا احساس اور نماز تہجد وغیرہ ایسے امور ہیں جن کے باعث تسلل کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ اس کے علاوہ خوف خدا، تقویٰ، احتساب، انسان کو تسلل سے بچاتے ہیں اور انسان کی حفاظت ہوتی رہتی ہے اور مدد جاری رہتی ہے۔

۲۰۔ جنازے میں شوکت: جنازوں میں شرکت کیجیے اور احساس رکھیے کہ کل آپ بھی اسی طرح لوگوں کے کندھوں پر ہوں گے۔ زیارت قبور کا اہتمام کیجیے اور مٹی کے پتلے کے مٹی بننے کے بارے میں سوچیے۔ یہ دونوں چیزیں آپ میں ترجیحات کا احساس پیدا کریں گی۔ جب آپ آج کے دن کو زندگی کا آخری دن محسوس کرنے لگیں گے تو آپ کی قوت عمل تیز ہو جائے گی اور آپ زیادہ تیزی کے ساتھ اپنی ذمے داریوں سے عمدہ برآ ہو سکیں گے۔ لیکن اس معاملے میں اپنی صحت اور توانائی کا خیال رکھیے۔

۲۱۔ دعائیں: اپنے لیے صبح و شام میں چند لمبے، دعاؤں کے لیے مخصوص کر لیں، چند مسنون دعائیں یاد کر لیں اور ان کا اہتمام کریں:

○ اے اللہ، میں غم و فکر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بے چارگی اور کلاہی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

بھل اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قرض کے غلبے اور لوگوں کے تسلط سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

○ اے اللہ! میرے رزق میں برکت دے۔

○ اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور مجھے فتح عنایت فرما اور مجھ پر کسی کو فتح نہ دے۔ میرے لیے تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کی تدبیر نہ کر اور مجھے ہدایت فرما اور میرے لیے راہ راست پر چلنا آسان کر دے۔ اور مجھ پر زیادتی کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما۔ یا اللہ مجھے اپنا شکر گزار بنا، اپنا ذکر کرنے والا بنا، اپنے سے ڈرنے والا بنا، اپنا فرما تہ دار بنا، اپنی طرف عاجزی کرنے والا، زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے پروردگار، میری توبہ قبول کر لے، میرے گناہوں کو دھو ڈال، میری دعا قبول فرما، میری دلیل اور حجت کو مثبت بخش، میری زبان کو سچا بنا اور میرے دل کو ہدایت دے اور میرے سینے کی سیاہی نکل دے۔ (الحزب الاعظم)

○ اے اللہ، میں تجھ سے طلب کرتا ہوں آج کے دن کی خیر (د خوبی)، اور جو آج کے دن میں (پیش آنے والا) ہے اس کی خیر (د خوبی)، اور جو آج کے بعد (پیش آنے والا) ہے اس کی خیر (د خوبی) اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں آج کے دن کے شر سے اور جو آج کے دن میں (پیش آنے والا) ہے، اس کے شر سے اور جو آج کے بعد (پیش آنے والا) ہے اس کے شر سے۔

○ اے اللہ، اگر تو جانتا ہے کہ مجھ سے سرزد ہونے والی میری تمام حرکات و سکنات (چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، آنا جانا) آج کے دن میں میرے حق میں بہتر ہیں تو، تو ان کو میرے لیے مقدر کر دے اور ان کو میرے لیے آسان کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ وہ میرے حق میں شر اور ضرر رساں ہیں تو ان کو مجھ سے دور رکھ اور مجھے ان سے دور رکھ۔

۲۲۔ ہشید بنیہ، دور اندیش بنیہ: ایک صحابی نے عرض کیا: ”اے پیغمبرؐ بتلائیے کہ آدمیوں میں کون زیادہ ہشیار اور دور اندیش ہے؟“ آپ نے ارشاد فرمایا: ”وہ جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور موت کے لیے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے۔ جو لوگ ایسے ہیں وہی دانش مند اور ہشیار ہیں۔ انہوں نے دنیا کی عزت بھی حاصل کی اور آخرت کا اعزاز و اکرام بھی۔“ (معجم الصغیر، طبوانی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ڈرتا ہے وہ شروع رات میں چل دیتا ہے اور جو شروع رات میں چل دیتا ہے، وہ عافیت کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ یاد رکھو اللہ کا سودا بستا نہیں، بہت منگنا اور قیمتی ہے۔ یاد رکھو اللہ کا وہ سودا جنت ہے۔“ (ترمذی)

پہلی اور دوسری قسط کا کتابچہ سستی و کلہلی: اسباب و علاج کے عنوان سے دستیاب ہے۔ ۱۵۰ روپے

یکڑہ۔ منشورات، منصورہ، لاہور